سوال

(05) بڑاشیطان ابلیس جنوں میں سے ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابلیس جن تھا یا فرشتہ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشادباری تعالیٰ ہے :

وَإِذ قُلنا لِلمَلـٰئِكَةِ اسجُدوا لِءادَمَ فَسَجَدوا إِلّا إِبليسَ كانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ عَن أَمرِ رَبِّهِ... ۵۰ ... سورة الكهف

اورجب ہم نے فرشتوں سے کہا : آدم کو سجدہ کروتو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ، وہ جنوں میں سے تھا، پس اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ (الکھف : ۵۰)

اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ الدہلوی نے لکھا :

''ویاد کن چون گفتیم برفرشتگاں سجدہ کنید آدم راپس سجدہ کردند مگرابلیس بوداز جن پس بیرون شد از فرمان پروردگارخود'' (ص ۳۶۱)

شاہ عبدالقادردہلوی نے لکھا : ''اورجب کہا ہم نے فرشتوں کو، سجدہ کروآدم کو، توسجدہ کر پڑے مگرابلیس۔ تھا جن کی قسم سے سونکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے۔'' (ص ۳۶۱)

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا : ''اورجبکہ ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے سجدہ کروسوسب نے سجدہ کیا بجزابلیس کے وہ جنات میں سے تھا سواس نے اپنے رب کے حکم سے عدول کیا۔'' (بیان القرآن ج ٦ ص ۱۲۴)

احمدرضا خان بریلوی نے لکھا : ''اوریاد کروجب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سدہ کروتوسب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے قوم جن سے تھا تواپنے رب کے حکم سے نکل گیا۔'' (ص ۴۷۹)

پیر محمد کرم شاہ بھیروی بریلوی نے لکھا : ''اوریادکروجب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کروآدم کوپس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ قوم جن سے تھا۔ سواس نے

نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی۔'' (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۴)

اس آیت کریمہ سے صاف ثابت ہوا کہ ابلیس (بڑا شیطان) جنات میں سے تھا۔

پیر محمد کرم شاہ بھیروی نے لکھا: ''ان الفاظ سے بتا دیا کہ ابلیس فرشتہ نہیں تھا بلکہ جن تھا۔'' (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۴ حاشیہ: ۵۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خلقت الملائکۃ من نور و خلق ابلیس من نار السموم و خلق آدم علیہ السلام مما قد وصف لکم»

فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور ابلیس کو جھلسانے والی آگ کے سیاہی مائل تیز شعلے سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام کو اس (مٹی) سے پیدا کیا گیا ہے جس کی حالت تمھارے سامنے بیان کر دی گئی ہے۔ (کتاب التوحید لابن مندہ ج ۱ ص ۲۰۸ ح ۷۳، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۲۹۹۶ [۷۴۹۵])

مشہور تابعی حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ما کان إبلیس من الملائکۃ طرفۃ عین قط وإنہ لأصل الجن کما أن آدم علیہ السلام أصل الإنس'' ابلیس کبھی بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا۔ جس طرح آدم علیہ السلام انسانوں کی اصل (ابتدا) ہیں اسی طرح ابلیس جنوں کی اصل (ابتدا) ہے۔ (تفسیر طبری ۱/ ۱۷۹، ۱۵/ ۱۷۰ و صححہ ابن کثیر فی تفسیرہ ۴/ ۲۲۲، الکھف: ۵۰، کتاب العظمۃ لابی الشیخ ۵/ ۱۶۸۱ ح ۱۱۲۹، وسندہ صحیح)

اس تحقیق کے مقابلے میں درج ذیل علماء کے نزدیک ابلیس ملائکہ (فرشتوں) میں سے تھا۔

۱: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کان إبلیس اسمہ عزازیل و کان من أشرف الملائکۃ من ذوی الأربعۃ الإجنحۃ ثم إبلیس بعد'' ابلیس کا نام عزازیل تھا وہ چار پروں والے بلند رتبہ ملائکہ (فرشتوں) میں سے تھا پھر اس کے بعد وہ ابلیس (شیطان) بن گیا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم ۱/ ۸۴ ح ۳۶۱ وسندہ صحیح)

۲: قتادہ (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس ملائکہ (فرشتوں) کے اس قبیلے میں سے تھا جسے جن کہتے ہیں۔ (تفسیر عبدالرزاق: ۱۶۸۴، وسندہ صحیح، تفسیر طبری ۱/ ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۵/ ۱۷۰، وسندہ صحیح)

۳: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہ

''جعل إبلیس علی ملک سماء الدنیا و کان من قبیلۃ من الملائکۃ یقال لھم الجن وإنما سموا الجن لأنھم خزان الجنۃ و کان إبلیس مع ملکۃ خازنا'' ابلیس کو آسمان دنیا کی بادشاہی پر مقرر کیا گیا اور وہ فرشتوں کے ایک قبیلے میں سے تھا جنھیں جن کہتے ہیں اور انھیں اس لئے جن کہا گیا کہ وہ جنت کے خزانچی ہیں اور ابلیس اپنی بادشاہت کے ساتھ خزانچی بھی تھا۔ (تفسیر ابن جریر الطبری ۱/ ۱۷۸، وسندہ حسن، اسباط بن نصر حسن الحدیث)

اگر سلف صالحین کے درمیان اختلاف ہو جائے تو کتاب و سنت اور راجح کو ترجیح ہوگی۔ اس مسئلے میں راجح یہی ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے نہیں بلکہ جنوں میں سے ہے۔ ترجیح کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) قرآنِ مجید میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔

(۲) حدیث میں ابلیس کی پیدائش آگ سے بیان کی گئی ہے۔

(۳) فرشتوں کی اولاد (نسل) نہیں ہوتی جب کہ ابلیس کی اولاد ہے۔ (دیکھئے سورۃ الکھف : ۵۰)

(۴) فرشتے ملائکہ ہونے کی صورت میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جب کہ ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

(۵) جو علماء یہ کہتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا ان کے پاس کوئی صریح دلیل نہیں ہے بلکہ ان کا قول اہلِ کتاب (اسرائیلیات) سے ماخوذ ہے۔

خلاصۃ التحقیق :

ابلیس (شیطان) جنات میں سے ہے۔

اس تحقیق کے بعد بین الاقوامی شہرت یافتہ مکتبہ دارالسلام کی مطبوعہ کتاب ''اسلام پر ۴۰ اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب'' پڑھنے کا موقع ملا جس میں ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک نے منکرینِ اسلام کے سوالات اور اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ بحیثیت مجموعی یہ انتہائی بہترین اور مدلل کتاب ہے۔

اس کتاب سے ابلیس کے بارے میں سوال و جواب بشکریہ مکتبہ دارالسلام پیش خدمت ہے : ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک سے پوچھا گیا :

''قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر کہا گیا ہے کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا لیکن سورۂ کہف میں فرمایا گیا ہے کہ ابلیس ایک جن تھا۔ کیا یہ بات قرآن میں تضاد کو ظاہر نہیں کرتی؟

تو ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا :

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر آدم و ابلیس کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاِذْ قُلنا للملائکۃِ اسجُدوا لِاٰدمَ فَسجدوا اِلّا اِبلیسَ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، سو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ (البقرۃ : ۳۴)

اس بات کا تذکرہ حسب ذیل آیات میں بھی کیا گیا ہے :

سورۃ اعراف کی آیت : ۱۱

سورۃ حجر کی آیات : ۳۱-۲۷

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت : ۶۱

سورۃ طہٰ کی آیت : ۱۱۶

سورۃ صٓ کی آیت : ۷۴-۷۱

لیکن (۱۸) ویں سورۃ الکھف کی آیت : ۵۰ کہتی ہے :

وَاِذْ قُلنا للملائکۃِ اسجُدوا لِاٰدمَ فَسجدوا اِلّا اِبلیسَ کانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ عَن اَمرِ رَبِّہٖ ... سورۃ الکھف ۵۰

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا : آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔''

تغلیب کا کلیہ

سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیت کے پہلے حصے سے ہمیں یہ تاثر ملتا ہے کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ عربی گرامر میں ایک کلیہ تغلیب کے نام سے معروف ہے جس کے مطابق اگر اکثریت سے خطاب کیا جا رہا ہو تو اقلیت بھی خود بخود اس میں شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر میں ۱۰۰ طالب علموں پر مشتمل ایک ایسی کلاس سے خطاب کر رہا ہوں جس میں لڑکوں کی تعداد ۹۹ ہے اور لڑکی صرف ایک ہے، اور میں عربی زبان میں یہ کہتا ہوں کہ سب لڑکے کھڑے ہو جائیں تو اس کا اطلاق لڑکی پر بھی ہوگا۔ مجھے الگ طور پر اس سے مخاطب ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسی طرح قرآن کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خطاب کیا تو ابلیس بھی وہاں موجود تھا، تاہم اس امر کی ضرورت نہیں تھی کہ اس کا ذکر الگ سے کیا جاتا، لہٰذا سورۂ بقرہ اور دیگر سورتوں کی عبارت کے مطابق ابلیس فرشتہ ہو یا نہ ہو لیکن ۱۸ ویں سورۃ الکہف کی پچاسویں آیت کے مطابق ابلیس ایک جن تھا۔ قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں کہا گیا کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا۔ سو قرآن کریم میں اس حوالے سے کوئی تضاد نہیں۔

ارادہ واختیار جنوں کو ملا، فرشتوں کو نہیں

اس سلسلے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ جنوں کو ارادہ واختیار دیا گیا ہے اور وہ چاہیں تو اطاعت سے انکار بھی کر سکتے ہیں، لیکن فرشتوں کو ارادہ واختیار نہیں دیا گیا اور وہ ہمیشہ اللہ کی اطاعت بجا لاتے ہیں، لہٰذا اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرشتہ اللہ کی نافرمانی بھی کر سکتا ہے۔ اس حقیقت سے اس بات کی مزید تائید ہوتی ہے کہ ابلیس ایک جن تھا، فرشتہ نہیں تھا۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص43

محدث فتویٰ